بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ - ۱۹ ہجرت ۱۳۴۹ ہش - ۱۹ مئی ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۱۴

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۸ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق گزشتہ رات راولپنڈی سے ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ کل ضعف کچھ زیادہ ہوگیا تھا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے چند دن میں ضعف کی کیفیت رفتہ رفتہ دور ہوجائے گی۔ انہوں نے اِس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ طبیعت آپریشن کے بعد کی نارمل حالت کے مطابق ہے اور پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ ابھی غذا دینی شروع نہیں ہوئی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دردمندانہ دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافیٔ مطلق اور ارحم الراحمین خدا اپنے خاص فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین ؎

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر انسان دُعا کے راز سے آگاہ ہو جاوے تو اس میں اُس کی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے

اِس صورت میں سمجھو کہ گویا اس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو گئی ہیں

"یہ ایک زبردست صداقت ہے جو اسلام میں موجود ہے اس کا انکار ہرگز نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اس کا زندہ ثبوت ہر زمانہ میں موجود رہتا ہے۔ مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اگر انسان اس امر کو سمجھ لے اور وہ دعا کے راز سے آگاہ ہو جاوے تو اس میں اس کی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے اور اس صورت میں سمجھو کہ گویا اس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو گئی ہیں ورنہ دُنیا کے ہم و غم تو اس قسم کے ہیں کہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

جو شخص رُو بدُنیا ہوتا ہے وہ تھوڑی دُور چل کر رہ جاتا ہے کیونکہ نامرادیاں اور ناکامیاں آخر آکر ہلاک کر دیتی ہیں لیکن جو شخص ساری قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ رُو بخدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کے لئے اسکی سب حرکات و سکنات ہوتی ہیں تو خدا تعالیٰ دُنیا کو بھی ناک سے پکڑ کر اس کا خادم بنا دیتا ہے اگرچہ اس حالت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دُنیا دار تو دُنیا کا دیوانہ ہوتا ہے لیکن یہ رُو بخدا شخص جس کی دُنیا خادم کی جاتی ہے دُنیا اور اس کی لذّتوں میں کوئی لذّت نہیں پاتا بلکہ ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے کیونکہ وہ لُطف اور ذوق دنیا کی طرف نہیں ہوتا بلکہ کسی اَور طرف ہو جاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۵)

خاص دُعاؤں کی تحریک

(حضرت سیّدہ نواب مُبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ ربوہ)

السلام علیکم — (۱۵ مئی کو) رات ۹ بجے کے بعد فون ملا تو عزیز منیر احمد کے متعلق علم ہوا کہ الحمد للہ کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے عزیزی مظفر احمد کو مبارکباد دی اور بتایا کہ گٹھلی یا گرہ جو چیز نظر ایکسرے میں آئی اس کا حجم اتنا تھا کہ ہم کو خطرہ تھا کہ کینسر نہ ہو دنیز اتنی لمبی بیماری کچھ ہضم نہ ہونا بلکہ معدہ میں بھی نہ جانا وغیرہ بڑھتی ہوئی کمزوری سے یہی اندیشہ ڈاکٹر صاحبان کو تھا، مگر الحمد للہ کہ وہ چیز نہیں بلکہ انڈے جتنی بڑی پتھری انتڑی میں سے نکلی ہے۔

سب بہن بھائی دعا کریں کہ اب کمزوری رفع ہو کوئی مزید پیچیدگی نہ پیدا ہو اور بعد میں خیر سے پتّہ کا آپریشن بھی ہو جائے۔ سیدی عزیزی خلیفۃ المسیح ثالث کے لئے تو دعا کر رہے ہوں گے سبھی امید ہے مگر آجکل خاص طور پر آپ کے سفر کے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔ ایک تصویر آپ کی آئی تھی عزیزہ امۃ الشکور نے دکھائی اس میں چہرہ پر بہت کمزوری کے آثار نظر آتے ہیں تصویر دیکھنے کے بعد مجھے بہت فکر ہے۔ عزیزم مبارک احمد، منصورہ بیگم اور سب اہلِ قافلہ کی بخیر آمد اور یہاں بھی سب کے بعافیت رہنے اور منیر احمد کی سلامتی کی دعا کریں ؎ والسلام

مبارکہ

اخبارِ احمدیہ

● مورخہ یکم ہجرت (مئی) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی نصر اللہ خاں صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم نواب شاہ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ بچّی کا نام "فریدہ عفت" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ محترم چوہدری عبد العزیز صاحب بھوکھر (وکالتِ مال ثانی تحریک جدید) کی نواسی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچّی کو صالحہ، خادمۂ دین بنائے صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے اور وہ والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین ؎

● اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۴/۴ کو خاکسار کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود نے ازراہِ احسان "طیّبہ راحت" رکھا ہے۔ نومولود عزیزہ، مکرم خان غلام محمد خاں بلوچ کی پوتی اور مکرم قاری محمد امین صاحب کی نواسی ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے تینوں بھائیوں اور ایک بہن کے ساتھ صحت و سلامتی اور خوشحالی کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔

دین محمد شاہد ایم۔ اے
مربی سلسلہ احمدیہ دفتر وقفِ عارضی۔ ربوہ

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۹ ہجرت (مئی) بروز منگل صبح سات بجے مسجد مبارک ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا جا رہا ہے تمام اہل ربوہ سے درخواست ہے کہ اس مبارک جلسہ میں بروقت شمولیت فرما کر ثواب حاصل کریں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا ؎

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ہجرت ۱۳۴۹ ہش

اشتراکیت کا جواب اسلام کس طرح دیتا ہے

(۲)

جہاں جہاں بھی اسلام پسند عناصر نے اشتراکیت کا مقابلہ کرنا چاہا ہے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اسلام پسندوں کو بظاہر سخت ناکامی کا سامنا ہوا ہے۔ خاص کر ان اسلامی ممالک میں جہاں منظم طور پر اسلام کو اشتراکیت کے مقابل میدان میں لایا گیا ہے اشتراکیت ہر صورت میں کامیاب رہی ہے۔ مثلاً متحدہ عرب جمہوریہ وغیرہ ممالک میں رسوڈان میں۔ شاید بعض لوگ انڈونیشیا کو استثناء سمجھتے ہیں مگر یہ بھی فریبِ نظر ہے۔ انڈونیشیا میں جو حکومت قائم ہے وہ عوام کی مرضی کے مطابق نہیں ہے اس میں بیرونی ممالک حقیقی طاقت ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اشتراکی بظاہر شکست کھا کر اسلام کو تو پہلے ہی چھوڑ چکے تھے صرف زندہ رہنے کے لئے عیسائیت کے حلقہ بگوش ہو رہے ہیں اور لاکھوں مسلمان جو اشتراکیت کے حامی تھے موجودہ حکومت کے دور میں اسلام کی بجائے عیسائیت میں پناہ لیتے ہیں کیونکہ عیسائیت میں صرف ایمان لے آنا کافی ہوتا ہے عمل کی وہاں کوئی پرسش نہیں۔ مگر مسلمان رہ کر کم از کم پانچ وقت نماز ادا کرنی پڑتی ہے اس لئے اشتراکیوں نے حکومت کی سختی سے بچنے کے لئے عیسائیت میں پناہ لے لی ہے۔ مگر جن اسلامی ممالک میں سرمایہ دار ملکوں کی رسائی نہیں ہو سکی یا وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکے وہاں کھلم کھلا اشتراکیت برسرِ اقتدار ہے جیسا کہ سوڈان وغیرہ ممالک۔

اسلام پسند عناصر کا دعویٰ ہے کہ اسلام "روٹی" کا سوال بھی اشتراکیت سے بہتر کرتا ہے۔ ہماری اپنی بھی یہی رائے ہے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اسلام روٹی کا سوال بھی بہتر طریق پر حل کرتا ہے تو اکثر اسلامی ممالک میں اشتراکیت کیوں غالب آ رہی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام جس طرح روٹی کا سوال حل کرتا ہے اس کا کم از کم ½ حصہ ایسا ہے جو طوعی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اگر حکومت جبری ½ حصہ کو کہیں کامیابی سے چلا بھی لے تو ½ حصہ جو طوعی ہے اس پر عوام عامل نہ ہوں تو لازماً ایسی حکومت فیل ہو جائے گی۔ جہاں جہاں نعوذ باللہ اسلامی قانون نے اشتراکیت کے سامنے ہتھیار رکھے ہیں وہاں یہی وجہ ہوئی ہے کہ ½ طوعی حصہ پر مسلمان عامل نہیں رہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جبری ½ حصہ بھی معطل رہا ہے مثلاً شاید ایک آدھ استثناد کے علاوہ کسی اسلامی ملک میں زکوٰۃ کا نظام حکومتی سطح پر قائم نہیں ہے۔ اور جو لوگ زکوٰۃ نکالتے بھی ہیں وہ اس کو اپنے اپنے طور پر تقسیم کر دیتے ہیں حالانکہ یہ پنج فرائضِ اسلام میں سے ایک ہے۔ اس میں شک نہیں کہ زکوٰۃ کا کچھ حصہ اپنے طور پر بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے لیکن یہ کام حکومت کا ہے کہ زکوٰۃ جمع کر کے اس کو شریعت کے مطابق خرچ کرے۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ جو خلافت کی قائل ہے زکوٰۃ کی تقسیم بھی خلیفہ کے سپرد کرتی ہے۔

خیر اس کا جواب تو یہ ہو سکتا ہے کہ ملک میں اسلامی حکومت ہی قائم نہیں زکوٰۃ کا بندوبست کون کرے؟ بعض ایسی باتیں ہیں جو "روٹی" کے سوال کو حل کرتی ہیں اور اس میں حکومت کا بظاہر کوئی دخل نہیں۔ یہ دو باتیں وہ ہیں جن کا ذکر اشارۃً ہم نے شروع میں کیا ہے۔ جن پر اگر وہ لوگ بھی نمونۃً عامل ہو جائیں جو اسلامی قانون کا سب سے زیادہ شور ڈال رہے ہیں تو ہمارا خیال ہے روٹی کا سوال بہت کچھ حل ہو جاتا ہے۔

(باقی)

بلند کیوں نہ ہو دُنیا میں شانِ افریقہ

سُناؤں آئیں تجھے داستانِ افریقہ
ہے خوب دلکش و رنگیں بیانِ افریقہ
یہی وطن ہے بلالِ خجستہ طینت کا
بلند کیوں نہ ہو دُنیا میں شانِ افریقہ
اماں ملی یہیں یارانِ شاہِ بطحیٰؐ کو
بھُلا سکیں گے نہ ہم داستانِ افریقہ
اثر تھا حضرتِ جعفرؓ کی خوشنوائی کا
کہ پھر گیا رُخِ بادِ خزانِ افریقہ
خوشا کہ سبطِ مسیحاؑ و ظلِّ ذوالنّورین
خدا کے فضل سے ہیں میہمانِ افریقہ
غلام فاتح بدر و حنین کا ہے نزول
ہیں وجد میں یہ مکان و زمانِ افریقہ
زمیں نے آنکھیں بچھائیں کہ فرشِ راہ بنے
پئے سلام جھکا آسمانِ افریقہ
زیارتِ رُخِ انور سے شاد کام ہوئے
ہیں خوش نصیب وہ زندہ دلانِ افریقہ
رواں ہے ساقیٔ کوثر کا چشمۂ صافی
یہ اذنِ عام ہے تشنہ لبانِ افریقہ
رہے گی مٹ کے یہ تفریقِ اسود و احمر
بدل ہی جائے گا نقشِ جہانِ افریقہ
بفضلِ ایزدی حاصل ہو دینِ حق کو عروج
بلند ہو کے رہے گا نشانِ افریقہ
دعائے نیم شبی کا ہے یہ اثر عاجزؔ
بنی ہے رحمتِ حق سائبانِ افریقہ

(سید ادریس احمد عاجز عظیم آبادی ربوہ)

گمشدہ نقدی

مورخہ ۱۵/۵/۷۰ کو مبلغ ۸۴/- روپے جو کہ رومال میں لپٹے ہوئے تھے محلہ دارالرحمت وسطی سے دفاتر تحریکِ جدید تک رستہ میں کہیں گر گئے ہیں جس دوست کو ملے ہوں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(محمد سلیمان مراقب خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قسط ۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

کماسی (غانا) کی استقبالیہ تقریب میں سرداران قبائل اور دیگر معززین سے ملاقات

واکی نہایت مخلص اور فدائی جماعت سے حضور کی ملاقات کا ایمان افروز منظر

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ مرسلہ از کماسی (غانا) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کو موصول ہوئی ہے رقمطراز ہیں:-

کماسی (غانا) ۲۲ اپریل ۱۹۷۰ء

Techimann کے ایمان افروز واقعات کی رپورٹ پہلے عرض کر چکا ہوں۔ مسجد ٹیچی مان جس کا افتتاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲-۴-۷۰ کو فرمایا کے سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بابا ابراہیم عنانے Anane نے تمام سیمنٹ بلاک جو مسجد میں استعمال ہوئے (مسجد ساری کی ساری بلاکس سے ہی بنی ہے اور فریم سٹرکچر پر قائم ہے) عطیہ دیئے۔ بابا یونس اووٹو Papa yunas owutu نے تمام کھڑکیاں دروازے وغیرہ دیئے۔ بابا جبریل کیسے Keda نے تمام پتھر دیئے۔ جن کی ضرورت تھی۔ اور دوستوں نے چندہ دیا بعض نے پانچ پانچ ہزار روپے کے برابر چندہ بھی دیا۔ لجنہ نے بلڈنگ میں استعمال کرنے کیلئے پانی لا کر دیا اور انکورینزا NKoranza روڈ تک وقار عمل کر کے سڑک تعمیر کی۔ مسجد کا ۱۰۰×۸۰ فٹ مسقف رقبہ ہے۔ تکمیل تک اس پر ایک لاکھ بیس ہزار نئے سی ڈی یعنی بارہ لاکھ روپیہ خرچ آئے۔ اس عمارت کو معمول کے مطابق تیار ہونے میں دس سال صرف ہوئے۔ اب جبکہ مسجد تقریباً مکمل ہو چکی ہے اس پر صرف ایک سال خرچ ہوا ہے۔ مسجد بڑی باموقع جگہ پر واقع ہے۔ مسجد نئی احمدیہ کالونی کے اندر ہے اور وا Wa روڈ انکوریزا NKoranza روڈ۔ سنیانی Sunyani روڈ اور کماسی روڈ سے صاف نظر آتی ہے۔ انشاء اللہ اس مسجد سے علم و معرفت اور ایمان و یقین کے ایسے چشمے پھوٹیں گے جو سارے افریقہ اور قرب و جوار کو سیراب کر کے رہیں گے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ نے Tapin میں "احمدیہ زنانہ سنٹر" قائم کیا ہے جو سارے ملک میں اپنی قسم کا واحد ادارہ ہے۔ یہاں مستورات کو یسرنا القرآن، قرآن مجید اور نماز کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مستورات کو خانگی امور اور سلائی وغیرہ کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ انگریزی کی تعلیم کا بھی انتظام ہے اور اس کی شہرت اتنی ہو چکی ہے کہ حکومت کے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ نے اس میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ اب لجنہ کے نئے ہال سے جس کی بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ نے رکھی۔ انشاء اللہ مستورات کی علمی، ذہنی اور روحانی تعلیم و تربیت میں اور سہولت پیدا ہو جائے گی۔

کماسی میں استقبالیہ تقریب

پہلے عرض کر چکا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا ٹیچی مان سے کماسی کا لمبا سفر سخت گرمی اور حبس میں طے کر کے ۵-۲۰ شام کے وقت کماسی پہنچ گئے۔ ۶-۲۰ شام کو حضور کی تشریف آوری کے سلسلے میں Reception تھی۔ اس میں اس علاقے کے تمام اکابر، معززین، عہدیداران، سرداران قبائل، اخبارات کے نمائندے اور یونیورسٹی کے پروفیسر شامل ہوئے۔ حضور کی خدمت میں محترم الحاج الحسن عطاء صاحب مشمولین کو قطار میں کھڑے کر کے پیش کرتے اور تعارف کرواتے۔ حضور مردوں کو شرف مصافحہ بخش کر ملتے۔ مستورات کو پہلے ہی سے مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے مطلع کر دیا تھا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق حضور مستورات سے ہاتھ نہیں ملائیں گے۔ حضور باوجود انتہائی تھکان اور حبس کے خندہ پیشانی سے ہر ایک سے اس کے حسب حال گفتگو فرماتے اور کبھی کبھی ہلکے مزاح سے بھی اپنے مخاطب کو مسکرانے پر مجبور کر دیتے۔ یہاں لوگ ویسے ہی مسکراتے بہت ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں جب چاہتا ہوں لوگ مسکرانے لگ جاتے ہیں۔ فرمایا دراصل مسکراہٹ ہی سے مسکراہٹ پیدا ہوتی ہے۔

ڈاکٹر A-A Kyere mantenq چرامنتن نے جو یونیورسٹی کے پیرمین ہیں عرض کیا کہ جماعت احمدیہ اہل گھانا کی بہت خدمت کر رہی ہے۔ حضور نے فرمایا:-

By nature, heart and religion we are servants.

یعنی ہم اپنی فطرت اور مذہب کے لحاظ سے بنی نوع انسان کے خادم ہیں۔"

ڈاکٹر چرامنتن صاحب نے عرض کیا کہ کچھ بڑے بڑے لوگ آپ کی خدمت میں الگ حاضر ہو کر ملاقات کے متمنی ہیں۔ حضور نے فرمایا اب تو میں صبح واپس اکرا جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ تین سال کے بعد پھر واپس آنے کا ارادہ ہے۔ اس وقت اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا تو ملیں گے۔

وقت کی پابندی پر گفتگو فرماتے ہوئے بیان کیا کہ میری طالب علمی کے زمانے میں جب میں آکسفورڈ میں پڑھا کرتا تھا وہاں کے نوکر بھی بے حد باقاعدہ اور وقت کے پابند ہوا کرتے تھے۔ اگر میں نے بھی ہدایت دی کہ صبح سات بجے گرم پانی چاہیئے تو پورے سات بجے نہ ایک منٹ کم نہ زیادہ گرم پانی مل جایا کرتا تھا۔

اشانٹی قبیلے کے بادشاہ کا Lignist یا Spokesman کہلاتا ہے اور بادشاہ کی طرف سے گفتگو کرتا ہے حاضر ہوا۔ یہ غیر از جماعت ہے۔ نذرانہ پیش کیا اور مودبانہ جھک کر عرض کیا کہ ایک سو میل سے چل کر آیا ہوں۔ میں بیمار رہتا ہوں۔ آپ کی دعا کی تاثیر کا قائل ہوں۔ میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور نے نبض دیکھ کر بتایا کہ آپ کو بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ اس نے جواب دیا کہ واقعی مجھے یہ تکلیف ہے۔ حضور نے اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی۔

کئی چیف اور پیراماؤنٹ چیف پیش کیے گئے۔ ایک ممبر پارلیمنٹ اور پیراماؤنٹ چیف نے عرض کیا کہ ہمارے علاقے میں ایک ہسپتال اور میڈیکل سنٹر کھولا جائے جس میں ماہر ڈاکٹر موجود ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ میں پاکستان سے بعض ایسے ڈاکٹروں کو جو تجربہ کار ہیں اور بڑے بڑے عہدوں پر رہ کر خدمت کر چکے ہیں کہوں گا کہ اب گھانا میں آکر خدمت کریں۔ حضور نے وعدہ فرمایا کہ ان کی درخواست پر غور کیا جائے گا اور محترم امیر صاحب جماعت ہائے گھانا کو ہدایت دی کہ ڈاکٹر ہم بھجوائیں گے اور باقی انتظامات کے متعلق گھانا کی جماعت ذمہ داری لے۔

یہاں لوگ تین تین چار چار بیویاں کرتے ہیں اور بچوں کی تعداد بھی ماشاء اللہ خاصی ہوتی ہے۔ ایک دوست سے جو اپنے بچوں اور بیویوں کی فوج ساتھ لائے تھے (بیویاں باپردہ تھیں) ہنس کر فرمایا کہ مومن یہاں فیملی پلاننگ (خاندانی منصوبہ بندی) کے قائل نہیں معلوم ہوتے اور یہ کام عیسائیوں کے لئے چھوڑ دیا ہے تاکہ ان کی تعداد بڑھنے نہ پائے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ان کی تعداد پہلے ہی کم ہو رہی ہے۔ اور احمدی مجاہدین کی للکار سے سارے مغربی افریقہ میں عیسائیت کا طلسم دھواں بن کر اڑ رہا ہے۔

حضور سٹی ہوٹل کماسی کے Reception Parelrian پر ساڑھے سات بجے شام تک تشریف فرما رہے پھر اوپر کمرے میں تشریف لے گئے اور وضو کے بعد مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا ٹی۔ آئی احمدیہ سیکنڈری سکول میں مغرب اور عشاء کی نماز کیلئے تشریف لے گئے۔ جہاں حسب سابق احباب اور بہنیں ہزاروں کی تعداد میں صف بستہ حضور کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔

واکی جماعت سے ملاقات کا ایمان افروز منظر

نماز کے بعد حضور کا پروگرام وا Wa کی احمدی جماعت سے ملاقات کا تھا۔ حضور سارے دن کی جسمانی کوفت اور مشقت سے تھکے ہوئے تھے۔ نماز کے دوران حضور کو کچھ ضعف بھی ہو گیا۔ لیکن وا Wa کے احمدی بھائیوں سے جو سینکڑوں میل کے فاصلے سے کشاں کشاں اپنے محبوب آقا کے دیدار اور مصافحے سے مشرف ہونے کے لئے آئے ہوئے

تھے حضور نے کچھ اس رنگ سے ملاقات فرمائی اور اس کے دوران ہم نے ایسے ایمان افروز نظارے دیکھے گئے کہ سب کی آنکھیں فرطِ طرب و تشکر سے اشکبار ہوگئیں۔ نائیجیریا اور گھانا کے شمالی علاقوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت نے خاص طور پر قلوب پر اثر کیا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو مذہب سے بے حد دلچسپی ہے اور عربی زبان سے قلبی تعلق ہے۔ ان کی فدائیت کی داستانیں تو بہت سُن رکھی تھیں اور ذہنی طور پر تصور میں ان کی محبت اور کیفیت کے نقشے بھی اپنے اپنے رنگ میں سب نے جمائے ہوئے تھے لیکن حقیقت افسانے سے ہزار گنا بڑھ کر نکلی۔ وہ کیفیت اور نظارہ نہ تو بیان ہو سکتا ہے اور بیان ہو بھی سکے تو وہ کیفیت سنی سنائی بات سے پیدا نہیں ہو سکتی جو آنکھوں سے دیکھ کر ہوتی ہے اور جس کی لذت اب تک دل میں قائم ہے۔

نماز کے بعد جس وقت حضور کالج کے ہال میں داخل ہوئے جو روشنیوں کی وجہ سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا تو ڈیڑھ سَو مخلصین سفید لبادوں میں ملبوس سروں پر کلاہ اور سفید شملے اور طرے دار پاکستانی پگڑیاں پہنے اپنے آقا کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ خال خال لوگوں نے اپنے پاکستانی بھائیوں کی تقلید میں اور اپنی دلی الفت کے باعث اچکنیں بھی پہنی ہوئی تھیں۔ کھڑے کھڑے سب نے ایک آواز کے ساتھ حضور کی تشریف آوری کے موقع پر اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا اور پھر خوش الحانی کے ساتھ وہ عربی قصیدہ پڑھنا شروع کیا جو ہمارے سیّد و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے وقت انصار لڑکیوں نے پڑھا تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت پہلی بار مدینہ تشریف لائے تھے قصیدہ کچھ اس انداز اور اس درد سے پڑھا کہ تمام دیکھنے والوں کی آنکھیں نمناک ہوگئیں اور پڑھنے والوں کی اپنی آواز بھی گلوگیر ہوگئی اور ہم لوگ کسی اور ہی دنیا میں پہنچ گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس عرصہ میں کھڑے رہے۔ اس قصیدہ کے دو شعر یہ ہیں:-

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

جب یہ قصیدہ ختم ہوُا تو انہوں نے عربی میں ایک اور قصیدہ پڑھنا شروع کیا۔ ان کے چہروں پر محبت اور ایمان اور تشکر کا نور تھا اور ایسی ربودگی کی حالت طاری تھی جو دوسروں پر اثر کئے بغیر نہ رہ سکی۔ یہ لوگ زبان عربی کے عاشق ہیں اور عربی بولنے کا شوق رکھتے ہیں۔ لب و لہجہ، لباس، اطوار عربوں کے سے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اس سفر میں شمالی جماعتوں میں تشریف لیجانا ممکن نہ تھا۔ کیونکہ پہلے ہی پروگرام اتنا Packed اور بھاری تھا کہ وقت کی کمی کے پیشِ نظر ہر بڑے سنٹر تک پہنچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس لئے Wa کے مخلصین اور بہنوں نے یہ تدبیر کی کہ وہ خود اپنے آقا کے حضور پہنچ گئے۔ حضور نے خطاب ارشاد فرمانے سے پہلے احباب سے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے عربی کون کون سمجھتا ہے۔ اس پر نصف یا نصف سے کچھ زائد دوست کھڑے ہو گئے۔ پھر دریافت فرمایا انگریزی کتنے دوست سمجھتے ہیں۔ صرف دس آدمی کھڑے ہوئے۔ ان کی اپنی زبان کسی انگریزی جاننے والے یا اردو جاننے والے کو نہیں آتی تھی۔ بالآخر حضور نے ان سے عربی میں خطاب فرمایا اور عربی سے انکی زبان میں ترجمہ ساتھ ساتھ ہوتا رہا۔ حضور کا یہ خطبہ ٹیپ ریکارڈ ہو چکا ہے انشاء اللہ عنقریب بھجوا دیا جائے گا۔

اسکے بعد ملاقات شروع ہوئی۔ اس جماعت کے ایک بزرگ حضور سے ایک ایک دوست کا تعارف کرواتے جاتے تھے۔ نام سب کے عربی تھے افریقن نام نہیں تھے۔ تقریباً بیس دوست ایسے تھے جو حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے تھے۔ پہلے دوست نے جب حضور سے مصافحہ کیا تو بے اختیار ہو کر حضور سے لپٹ گیا۔ حضور نے بھی اسے اسی طرح سینے سے لگایا جس طرح ماں اپنے مدت سے بچھڑے ہوئے بچے کو سینے سے لگا لیتی ہے۔ جب دوسرے کی باری آئی تو حضور نے دوسرے دوست کو بھی مصافحہ کے بعد معانقہ کا شرف بخشا۔

معانقے کے ہی حضور نے مصافحہ فرمایا اور یہ سلسلہ جاری رہا یکے بعد دیگرے ۱۵۰ دوستوں کو شرف مصافحہ و معانقہ بخشا اور ان بھائیوں کی اس طرح دلداری فرمائی کہ سب دیکھنے والے ان کی قسمت پر رشک کر رہے تھے کیونکہ ساری جماعتوں میں سے صرف وا Wa کی جماعت کو یہ شرف حاصل ہوُا کہ حضور نے تمام اراکین سے معانقہ فرمایا۔ ایک دوست اپر والٹا سے جو ایک الگ ملک ہے اور فرانس کی سابقہ کالونی ہے بھی تشریف لائے تھے انکو بھی مصافحے کا شرف حاصل ہوُا۔ اس تقریب کے ساتھ ساتھ مستورات الگ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر تھیں اور حضرت سیدہ ممدوحہ سلمہا اللہ ایک ایک سے مصافحہ فرما رہی تھیں سخت گرمی اور حبس تھا لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ گرمی اور حبس کی شدت سے بے نیاز اپنے غلاموں سے مل کر خود بھی مسرور ہو رہے تھے اور ان کو بھی روحانی لذت سے شادکام فرما رہے تھے۔ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا نے مصافحے کے بعد فرمایا مجھے آپ بہنوں کو دیکھ کر اور خاص کر پردے میں پا کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی قربانی کو قبول فرمائے بعض حالات کی وجہ سے آپ کے علاقے دائیں نہیں جا سکی جس کا مجھے افسوس ہے۔ اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں اور قرآن کریم سیکھیں اور اپنے بچوں کو سکھائیں۔ مَیں ہمیشہ آپ کے لئے دعائیں کرتی رہوں گی۔ آپ بھی دعا کریں۔ لجنہ کے کام کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں باقاعدگی سے روانہ کیا کریں تا حضور آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد کرتے رہیں۔ آپ نے رپورٹ پر خاص طور پر زور دیا اور پھر اپنا ایڈریس بھی دیا تاکہ خطوط روانہ کئے جا سکیں۔ اس کے بعد لجنہ کی صدر اور دو اَور احمدی خواتین نے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کیا اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور وعدہ کیا کہ وہ آپ کے ارشادات کی تعمیل کریں گی۔ اس کے بعد حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے اجتماعی دعا کروائی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جہاں جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو شرف ملاقات بخشا وہیں بہنوں کو بھی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا سے مصافحے اور ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ کماسی مشن ہاؤس کی افتتاحیہ تقریب پر جس کی رپورٹ آنمکرم کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ حضرت سیدہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے تقریباً چار ہزار احمدی خواتین سے مصافحہ فرمایا۔ اور زریں نصائح سے سرفراز فرمایا۔ انہوں نے فرمایا:

مجھے یہاں آکر اور آپ کو اور آپ کے اشتیاق کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپکو اور آپ کے اشتیاق کو ترقی دے اور آپ میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت پیدا کرے۔ مَیں آپ کو نصیحت کرتی ہوں کہ آپ اپنی اور اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں تا وہ بڑے ہو کر سچے مسلمان ثابت ہوں۔ مَیں آپ کے لئے دعا کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مدد فرمائے اور ترقی دیتا چلا جائے۔ اور نیکیوں کی توفیق دیتا رہے۔

اس کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ دعا کے وقت آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشفی رنگ میں دیکھا۔ آپ نے دیکھا کہ حضورؑ بادلوں میں سے نمودار ہوئے اور آپؑ کا رُخِ انور خوشی سے چمک رہا ہے۔

اس تقریب میں آپ کو اس گرمی اور حبس میں دو گھنٹے سے زائد مصافحے کے وقت ایک ہی جگہ کھڑے رہنا پڑا۔

احباب اور بہنیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کرتے رہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا احباب اور بہنوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب اور دیگر افرادِ قافلہ کی طرف سے بھی سلام اور دعا کی درخواست قبول فرمائیں۔

وا کے مخلص اور فدائی احمدی بھائی سینکڑوں میل کے فاصلے سے کشاں کشاں اپنے محبوب آقا کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ڈیڑھ صد مخلصین سفید لبادوں میں ملبوس سروں پر کلاہ اور سفید شملے اور طرے دار پاکستانی پگڑیاں پہنے حضور کی تشریف آوری پر تعظیماً کھڑے ہوگئے۔ سب نے ایک آواز کے ساتھ اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔ پھر عربی قصیدہ اس انداز اور درد سے پڑھا کہ تمام دیکھنے والی آنکھیں نمناک ہوگئیں اور پڑھنے والوں کی اپنی آواز بھی گلوگیر ہوگئی۔ ان کے چہروں پر محبت اور ایمان کا نُور تھا اور ایسی ربودگی ان پر طاری تھی جو دوسروں پر اثر کئے بغیر نہ رہ سکی۔

الرسول الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا الوداعی خطبہ

بین الاقوامی امن کا عظیم الشان چارٹر

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ھ میں مکہ کو فتح کیا اور اب اس فتح کے بعد مکہ کے حالات خوشگوار ہو گئے تھے اس لئے مسلمانوں کیلئے اب مکہ میں جا کر حج کا فریضہ ادا کرنے میں کوئی مشکل نہ تھی چنانچہ ۹ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر کرتے ہوئے مکہ روانہ فرمایا۔ آپ کے ہمراہ تین سو صحابہ کرام تھے اور عرب کے تمام حصوں میں اسلام کی سربلندی کی فضا تھی اور ہر آنکھ یدخلون فی دین اللہ افواجا کی پیشگوئی کو اپنی آنکھ سے پوری ہوتی دیکھ رہی تھی شرک کی جگہ توحید نے لے لی تھی بتخانوں کی بجائے مساجد میں رونق تھی اور پانچ وقت مساجد سے اللہ اکبر کی نداء بلند ہو رہی تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ روانہ ہو چکے تھے تو اس وقت سورہ توبہ کی پہلی چالیس آیات کا نزول ہوا جس میں اعلان عام بطور تحدی اور پیشگوئی کے تھا کہ آئندہ سے کوئی مشرک بیت اللہ کی حدود میں داخل نہ ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔ (التوبہ ۲۸)

یعنی اے مومنو! مشرک لوگ حقیقتاً گندے ہیں اسلئے وہ اس سال کے بعد مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے قریب نہ آئیں۔ اور اگر تم کو فقر کا ڈر ہو تو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تم کو اپنے فضل سے ضرور غنی کر دے گا۔ اللہ یقیناً بہت جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات مبارکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حفظ کروا کر مکہ معظمہ روانہ فرمایا تا کہ وہ اس فرمان خداوندی کو مسلمانوں کے سامنے سنائیں چنانچہ حضرت علی نے اس ارشاد رسول کی تعمیل کی اور اب مکہ کی فضا کلیۃً شرک کی آلودگی سے پاکیزہ ہو گئی تھی۔ شرک کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات تھے اور ہر طرف

لا إله إلا الله محمد رسول الله

کی گونج تھی۔

(۲)

۱۰ھ میں حضور انور نے حج کا ارادہ فرمایا تمام مقامات اور اطراف میں اور دنیاوی علاقوں میں یہ اطلاع کر دی گئی۔ کہ حضور پُر نور اس سال حج کے لئے بنفس نفیس تشریف لاتے ہیں اس خوشکن اطلاع کے سنتے ہی ہر طرف سے صحابہ والہانہ انداز میں بیتاب ہو کر روانہ ہو پڑے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار کا جم غفیر تھا۔ عشاق رسول کا اتنا بڑا اجتماع آج تک نہ دیکھا گیا تھا ان کے قلوب آستانہ الٰہی پر جھکے ہوئے تھے اور ان کی زبانوں پر ذکر الٰہی تھا۔ مورخین نے اس واقعہ اور اجتماع کو تاریخ اسلام میں اہم ترین واقعہ شمار کیا ہے چنانچہ یہ انقلابی قافلہ مکہ معظمہ کے بالائی طرف سے داخل ہوا اور سب سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف کرتا ہوا صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر گیا اور ان کی چوٹیوں پر بیک زبان نعرہ ہائے تکبیر و تحمید بلند کئے اور لا الٰه الا اللّٰه وحده لا شريك له۔ له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا إله إلا الله وحده أنجز وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب کو ورد زبان بنایا۔

اس حج کی تقریب پر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی وفات کی خبر دیدی تھی۔ چنانچہ گیارہویں ذوالحجہ کو آپ نے اپنی مشہور اونٹنی (القصواء) نامی پر سوار ہو کر ایک خطبہ جامعہ دیا جسے تاریخی اصطلاح میں خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو خطبہ سنانے کے لئے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بلند آواز والے صحابہ کرام مقرر تھے جو آپ کے مبارک ارشادات اور ملفوظات کو دوسروں تک پہنچاتے تھے یہ خطبہ اور اس کے مندرجات اسلامی تعلیم کا عطر ہے۔ یہ خطبہ کیا ہے؟ امن عالم کا چارٹر ہے۔ اس میں وہ بنیادی تعمیری مشمولات ہیں کہ جن پر عمل کر کے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور اخوت اسلامیہ کی عظمت و اہمیت پر مشتمل ہے سو زمانہ حاضرہ کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے چند مندرجات پیش خدمت ہیں آپ نے فرمایا:۔

(۳)

أيها الناس، اسمعوا مني فإني لا أدري لعلي لا ألقاكم بعد عامي هذا في موقفي هذا۔

اے لوگو! میری بات کو غور سے سنو جو میں تمہارے فائدہ کے لئے بیان کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ شاید میں تم کو اس سال کے بعد اس جگہ مل سکوں!

أيها الناس، إن دماءكم وأموالكم وأعراضكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فينبئكم عن أعمالكم۔

اے لوگو! تمہارے خون تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم سب کے لئے ایک دوسرے پر ایسے ہی قابل احترام ہیں جیسے آج کا دن یہ مہینہ اور شہر تم کو یقیناً خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے وہ تم سے تمہارے کاموں کا محاسبہ کرے گا۔

أيها الناس إنما المومنون اخوة ولا يحل لامرئ مال أخيه إلا عن طيب نفس منه۔

اے لوگو تمام مومن بھائی بھائی ہیں اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا مال کھائے ہاں اس کی اجازت اور رضا مندی سے۔

ألا لا ترجعن بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض

دیکھو اور خبردار! میرے بعد منکر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو

أيها الناس! ألا اعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وأدوا زكاة أموالكم وتحجون بيت ربكم وأطيعوا ولاة أمركم تدخلوا جنة ربكم

اے لوگو! اور اس کو غور سے سنو اپنے رب کی عبادت کرنا۔ پانچ نمازیں ادا کرتے رہنا۔ رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہنا۔ بیت اللہ کا حج کرنا اپنے حکام کی اطاعت کرنا تا تم جنت اللہ میں داخل ہو جاؤ۔

أيها الناس! إن ربكم واحد وأباكم واحد ألا لا فضل لعربي على عجمي ولا لعجمي على عربي ولا لأسود على أحمر ولا لأحمر على أسود إلا بالتقوى

اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے یاد رکھو کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں ہے اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر اور نہ سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر اور نہ سرخ رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر ہاں صرف تقویٰ کی بناء پر فضیلت ہے

(۴)

یہ ارشادات انسانی مساوات کی تلقین کر رہے ہیں اور عالمگیر اخوت اسلامیہ کی آبیاری کا مطالبہ کر رہے ہیں رنگ و نسل و قومیت کے خلاف نعرہ بلند کر رہے ہیں مسلمانوں کی مشکلات کا حل ان ارشادات میں ہے اور اتحاد و اتفاق کی تلقین ہے۔ مسلمانوں اور عربوں کی باہمی مشکلات داخلی نفاق سے پیدا ہو رہی ہیں اگر ان کا اندرونی اتحاد ہو تو دنیا کی کوئی طاقت ان پر حملہ آور نہیں ہو سکتی اور اسلام کی عظمت کا سکہ چاردانگ عالم میں بیٹھ جائے۔

آپ کو وحی ربانی سے یہ معلوم ہو چکا تھا یہ حج آپ کا آخری حج ہے اور آپ کی وفات ہونے والی ہے اسلئے آپ کا انداز بیان نرالا اور سوز کو لئے ہوئے تھا آپ نے خطبہ کے اختتام پر فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں وہ ان اشخاص کو یہ پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں۔ یہ آخری فقرہ تقاضا کر رہا ہے کہ حضور کے اس الوداعی خطبہ کی اشاعت کثرت سے ہونی چاہیئے۔

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ ۱۹۶۷ء میں سائنس بلاک کی تعمیر کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ اس شرط کے ساتھ کہ اس کا نصف خرچ یعنی پچیس ہزار روپے کا بوجھ احمدی عورتیں برداشت کریں۔ سائنس بلاک کی بنیاد اس سال کے شروع میں رکھی جا چکی ہے۔ عمارت کا کام سرعت سے جاری ہے لیکن رقم کم جمع ہونے کی وجہ سے ڈر ہے کہ کام وقتی طور پر رک نہ جائے۔ ایف ایس سی کلاسز جاری کی جا چکی ہیں اور اس کی منظوری اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب اس سال عمارت پایہ تکمیل کو پہنچ جائے اس وقت تک صرف تینتیس ہزار روپے جمع ہوتے ہیں اور مزید بادن ہزار روپے جمع کرنے ہماری بہنوں کے ذمہ ہے۔ کسی کام کو شروع کر کے اتنی دیر نہیں لگانا چاہیے۔ ثواب کے مستحق تو السابقون الاولون ہی ہوتے ہیں ورنہ کام تو ہو ہی جاتے ہیں۔ لیکن جو محروم ہو جاتے ہیں ان کو بعد میں افسوس بھی ہوتا ہے کہ سلسلہ کی خدمت کا ایک موقع ملا اور غفلت سے انہوں نے یہ موقع کھو دیا۔ پس بہنیں خود بھی اور بچیاں بھی اس طرف خصوصی توجہ کریں۔ کہ جلد از جلد یہ چندہ ختم ہو جائے۔ اس وقت تک صرف تیئیس خواتین ایسی ہیں جن کی طرف سے تین سو یا اس سے زائد رقم آئی ہے۔ حالانکہ کئی سو خواتین ایسی ہیں جو تین سو والی فہرست میں آ سکتی ہیں۔ صرف لجنات کے لئے ضرورت ہے بہنوں کو تحریک کرنے کی۔ جامعہ نصرت کی پرانی طالبات بھی توجہ کریں۔ سوائے چند کے باقی کسی نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ میرے گزشتہ نوٹ کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ ملا ہے۔

لجنہ اماء اللہ جہلم	..	—	۶۳
محمودہ بٹ صاحبہ کراچی	..	—	۳۰۰
حامدہ عفت صاحبہ ضیاء کراچی	..	—	۲۲۰
ممبرات حلقہ ڈرگ روڈ کراچی	۷۵	—	۱۵
منصورہ خان اہلیہ عبداللہ خان صاحب ڈیرہ غازی خان	۱۰	—	۳۵۰
فاطمہ بی بی صاحبہ اور زاہدہ بی بی صاحبہ	″	—	۱۰
لجنہ شیخوپورہ		—	۲۲

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زمیندار مجالس انصار اللہ

اکثر زمیندار اراکین انصار اللہ کا یہ طریق ہے کہ وہ اپنا پورے سال کا چندہ فصل ربیع پر ادا کر دیا کرتے ہیں۔ ایسے احباب کی یاددہانی کے لئے گزارش ہے کہ اب فصل کا موقع ہے۔ اس لئے وہ اپنا چندہ ادا کر کے اس فرض سے سبکدوش ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر جو فضل فرمایا ہے کہ پیداوار پہلے سالوں کی نسبت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ اس کا شکرانہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کر کے ادا کریں۔ جزاکم اللہ خیراً

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ستره ۱۷ آیات کے متعلق رپورٹ بھجواتے رہیں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور عہدیداران مجلس اطفال کا فرض ہے کہ وہ اطفال الاحمدیہ کو سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کروانے کا مستقل انتظام کریں اور اپنی مساعی کے نتائج سے مرکز کو آگاہ رکھیں ساتھ کے ساتھ رپورٹ بھجواتے رہیں تاکہ آپ کی مساعی کا علم ہوتا رہے۔ جب تک سارے اطفال آیات یاد نہیں کر لیتے یہ کام برابر جاری رکھیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

تعلیم القرآن بذریعہ مجلس انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کراچی اور ضلع جھنگ میں تعلیم القرآن کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ پر ڈالی ہے۔ اس سلسلہ میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ماہ امان (مارچ) کی جو رپورٹ ارسال کی ہے وہ شائع کی جاتی ہے۔

		انصار	خدام	اطفال	ناصرات	کل
کراچی :-	ترجمہ قرآن کریم پڑھنے والے	۸۰ -	۲۵	۲۰	۵	۱۳۰
	ناظرہ پڑھنے والے	۵ -	۱۵	۳	۴	۸۰ ۱۰۲

ضلع جھنگ :- ضلع جھنگ میں سے صرف جھنگ صدر کی رپورٹ موصول ہوئی جس کے مطابق قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے افراد ۲۵ اور ناظرہ پڑھنے والے ۵ ہیں۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے کراچی اور جھنگ کے علاوہ ۹۷ مجالس کی مجموعی رپورٹ میں یہ خوشکن اطلاع بھی تحریر ہے کہ ان میں ۳۷۵ افراد قرآن کریم باترجمہ سیکھ رہے ہیں اور ۷۲۳ افراد قرآن کریم ناظرہ پڑھ رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اطفال الاحمدیہ کیلئے انعامی وظیفہ

تمام مجالس اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جو وظیفہ انعامی ۲ اطفال کو ہر سال دیا جاتا ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے :-

۱- بچوں کے لئے تاریخ احمدیت مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب

۲- وفات مسیح کے پانچ دلائل از روئے قرآن کریم

۳- صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے قرآن کریم

۴- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین عربی ، تین انگریزی اور تین اردو الہام

۵- انٹرویو برائے معلومات عامہ متعلقہ اسلام و احمدیت۔ قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ اس امتحان کی تیاری میں بھی اپنی اپنی مجالس کی خصوصی راہنمائی فرمائیں۔ اس میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو ایک سال کی پوری اور نصف فیس پیش کی جاتی ہے۔ یہ امتحان انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ہوتا ہے۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

معاونین خصوصی میں شمولیت

مکرم سردار خان صاحب ٹھیکیدار جیکب آباد نے اپنے وعدہ بقدر ۱۵۳/- روپے کو ایک ہزار روپے تک بڑھا کر تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں شمولیت فرمائی ہے۔ ناظرین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار اور اموال و نفوس میں غیر معمولی برکات نازل فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

استانی کی ضرورت

نصرت جونیئر سکول کی فرسٹ کلاس کو پڑھانے کے لئے ایک استانی کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو علاوہ دیگر مضامین پڑھانے کے دینیات بھی بخوبی پڑھا سکے۔ خواہشمند بہنیں اپنی درخواستیں حضرت ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام بھجوائیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

قائدین سے ضروری گزارش بعض مجالس کی طرف سے تجنید خادم کی بجائے سادہ کاغذ پر خدام کے کوائف موصول ہو رہے ہیں۔ قائدین اس امر کی نگرانی فرما دیں کہ آئندہ تجنید فارم پر کوائف ارسال کریں۔ (مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آل ربوہ فضل عمر والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ

مورخہ ۲۶ کلب دارالصدر شرقی ربوہ نے محلہ ہذا کی جماعتی تنظیم کے زیر اہتمام آل ربوہ فضل عمر والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ کا اہتمام کیا۔

اس ٹورنامنٹ کا ۲۳ اپریل بروز جمعرات بعد نماز عصر میدان دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم کرنل مرزا محمد شفیع صاحب (ریٹائرڈ) نے افتتاح کیا۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد کرنل صاحب کا حاضرین سے تعارف کروایا گیا۔ اس طرح ٹورنامنٹ کے نیک مقاصد کو بیان کرنے کے بعد محترم کرنل صاحب سے افتتاح کی درخواست کی گئی۔

محترم کرنل صاحب نے افتتاح فرماتے ہوئے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ اس ٹورنامنٹ پر انہیں ربوہ کے احباب کے ساتھ مل بیٹھنے اور ان سے باتیں کرنے کا موقع ملا ہے۔ آپ نے اس قسم کے مزید ٹورنامنٹ کروانے کی طرف توجہ دلائی۔ افتتاح کے بعد چار ٹیموں کا محترم کرنل صاحب سے تعارف کروایا گیا اور کھیل کا آغاز ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کی دس ٹیموں نے شرکت کی۔

مورخہ ۲۶ بروز شنبہ بوقت ۵ بجے شام فائنل میں باجوہ کلب اور رحمت کلب کا شاندار مقابلہ ہوا۔ باجوہ کلب نے امتیازی پوائنٹس سے یہ میچ جیت لیا۔ باجوہ کلب کے باجوہ برادران منیر اور سعید اور حمید سندھی کا کھیل بہت معیاری تھا۔ رحمت کلب میں سے صدیق شاہد، ضیاء اور احمد خان صاحب نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔

فائنل میچ کے بعد محترم کرنل صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ اس موقع پر کرنل صاحب نے کھیلوں کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ ربوہ کی روحانیت سے پُر فضا میں روحانیت کے ساتھ جسمانی صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آسان طریق یہی ہے کہ آپ کوئی نہ کوئی کھیل کھیلیں۔ آپ نے انعامات حاصل کرنے والوں کو مبارکباد دی اور دیگر کھلاڑیوں کی ان کے اچھے کھیل پر حوصلہ افزائی فرمائی۔

آخر میں کرنل صاحب موصوف نے دعا کرائی اور ہمارا یہ پہلا ٹورنامنٹ اختتام پذیر ہوا۔

(ممتاز حسین امتیاز سیکرٹری آل ربوہ فضل عمر والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ ربوہ)

دعائے مغفرت

منشی رحیم الٰہی صاحب برادر مولوی فضل الٰہی صاحب معلم وقف جدید جو بسلسلہ ملازمت کراچی میں مقیم تھے مورخہ ۸ مئی ۷۰ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کا صرف بڑا لڑکا شادی شدہ اور برسر روزگار ہے۔ اور باقی سات بچے چھوٹے چھوٹے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر کی توفیق دے۔

(محمد انور کارکن دفتر تعمیرات۔ ربوہ)

خدمت میں عظمت ہے

نونہالان احمدیت! اپنوں اور پرایوں سب کی خدمت کرنا آپ کا فرض ہونا چاہیئے۔ اور ہر ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا آپ کا شعار۔

پس بنی نوع انسان کی خدمت کیجئے اور خدمتِ خلق کا ایسا نمونہ دکھائیے کہ آپ کا خدا آپ سے راضی ہو جائے۔ اور حقیقی عظمت آپ کو نصیب کرے اور یہ بات سمجھ لیجئے کہ خدمت میں ہی عظمت ہے۔

(سیکرٹری صحت و ایثار)

جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"متقی جوں جوں نیک کام کرتا چلا جاتا ہے۔ نیکی اس پر آسان ہوتی جاتی ہے اور جنت اس کے قریب ہوتی چلی جاتی ہے میں نے بالعموم دیکھا ہے کہ جب کسی کو نیکی کی لذت حاصل ہو جائے تو اس کے بعد وہ بجائے پیچھے ہٹنے کے آگے بڑھتا ہے اور ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری نیکی اس کے لئے آسان سے آسان تر ہو جاتی ہے ... ... ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان کو ایک دفعہ قربانی کے لئے آگے لایا جائے"

اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمانہ میں "تحریک جدید" کے ذریعہ قربانیوں کے مواقع پیدا کر دیئے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں (اشاعت اسلام غیر زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرمان

اُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

کے مطابق اپنی جنت کو ہمارے قریب کر دے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالیئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

اطفال توجہ فرمائیں

احمدی بچوں کی تربیت کے لئے مرکز کی طرف سے ہر سال امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں جن کا نصاب "کامیابی کی راہیں" کی شکل میں چھپا ہوا موجود ہے۔

امسال یہ امتحانات انشاء اللہ ۲۹ ہجرت (مئی) بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔ سب اطفال اس طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ دینی علم احمدی بچے کا زیور ہے۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میری بھاوجہ ان دنوں بہت علیل ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالستار محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

مصائب برداشت کرنا صرف مسلمان کا خاصہ نہیں بلکہ ایک کافر بھی اس میں شریک ہو سکتا ہے

سچا مسلمان نہ صرف مصائب برداشت کرتا ہے بلکہ مشکلات کے دور کو اپنی روحانی ترقی کا ایک ذریعہ سمجھتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیات فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ۝ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ۝ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"غرض کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو دین سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے وہ ہر قسم کے مظالم پر کمربستہ ہو جاتے ہیں لیکن جس طرح کثرت دماغ میں غرور پیدا کر کے عقل مار دیتی ہے اسی طرح عشق بھی ایک عاشق صادق کے اندر کبریائی پیدا کر دیتا ہے مگر وہ کبریائی کے نشہ میں آکر مارتا نہیں بلکہ مرتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو کثرت والوں نے ہمیشہ تھوڑی تعداد والوں کو اپنے غرور میں آکر مارا ہے لیکن عاشقوں نے ہمیشہ اپنے معشوقوں کے لئے جانیں دی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حقیقت کی طرف اپنے اس شعر میں اشارہ فرماتے ہیں کہ

در کوئے تو اگر سر عشاق را زنند
اول کسے کہ لاف تعشق زند منم

یعنی اگر تیرے کوچہ میں جانے والوں کے متعلق یہ حکم ہو جائے کہ ہر شخص جو عاشقی کا دعویٰ کرے گا اسے قتل کر دیا جائے گا تو گو عشق کا دل کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور کوئی شخص دعویٰ کرے یا نہ کرے عاشق عاشق ہی ہوتا ہے لیکن اگر یہ اعلان ہو جائے کہ جو بھی عشق کا دعویٰ کرے گا اس کا سر قلم کر دیا جائے گا تو سب سے پہلا شخص جو عشق کا دعویٰ کرے گا اور کہے گا کہ میں عاشق ہوں وہ میں ہوں گا۔

حقیقت یہ ہے کہ عاشق اور مسلمان دو متضاد چیزیں نہیں بلکہ ایک ہی چیز کے یہ دو نام ہیں مگر عاشق سے میری مراد ہوس پرست عاشق نہیں، بلکہ ایک سچا اور کامل مسلمان مراد ہے وہ مصائب کو صرف برداشت ہی نہیں کرتا بلکہ اگر اس پر مصائب نہ آئیں تو وہ اپنے اندر ایک بےکلی سی محسوس کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں میرا محبوب مجھ سے خفا تو نہیں ہو گیا مصائب سے بھاگنا ایک منافق کا کام ہے اور مصائب کو برداشت کرنا صرف مسلمان کا خاصہ نہیں بلکہ ایک کافر بھی اس میں شریک ہو سکتا ہے لیکن سچا مسلمان وہ ہے جو نہ صرف مصائب کو برداشت کرتا ہے بلکہ مشکلات کے دور کو اپنی روحانی ترقی کا ایک ذریعہ سمجھتا ہے اور اگر اس دور میں التواء واقع ہو جائے تو وہ گھبراتا ہے کہ کہیں میرے ایمان میں تو کوئی نقص نہیں آگیا کہ میرا رب میرے ایمان کو دنیا پر ظاہر کرنے کی کوئی تدبیر نہیں کر رہا۔

پس بے شک اکثریت اپنی طاقت کے گھمنڈ میں مومنوں پر ظلم کرتی رہے وہ اسے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ مجرموں کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے اور اکثریت کے بل بوتے پر ظلم کرنے والے اپنے جرائم کی پاداش میں کیفر کردار کو پہنچ جاتے ہیں۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ فتح کر کے آئے تو آپ نے ان کفار سے جو رات دن آپؐ پر اور آپؐ کے صحابہؓ پر شدید ترین مظالم کرتے رہتے تھے پوچھا کہ اے مکہ والو! بتاؤ اب میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں! آپ کا مطلب یہی تھا کہ تم جو نناوے فی صدی ہونے کے گھمنڈ میں یہ کہا کرتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا حیثیت ہے اس کی کیا طاقت ہے کہ وہ ہمارے مقابلہ میں بول سکے۔ اب اس کے سامنے تم اکثریت کے دعویدار پیش ہو رہے ہو مگر اس دن وہ ایسے سٹپٹائے کہ انہوں نے کہا ہم آپ سے اسی سلوک کی امید رکھتے ہیں جو یوسف نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا چنانچہ آپ نے ان سب کو معاف فرما دیا۔ یہی اکثریت کا گھمنڈ فرعون کے دماغ میں بھی جاگزین تھا۔"

(تفسیر کبیر ص ۳۳۳، ۳۳۴)

تحریک جدید کے سلسلہ میں اپنی نہایت اہم ذمہ داری سے

انصار اللہ کس طرح عہدہ برآ ہو سکتے ہیں؟

مجالس انصار اللہ کی طرف سے آمدہ ماہوار رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مجالس تحریک جدید کے سلسلہ میں صحیح طریق کار سے پوری طرح واقف نہیں۔ سب سے پہلے انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کیا توقع وابستہ فرمائی ہے سو حضور کا یہ ارشاد مستحضر رکھا جائے۔ فرمایا:-

"دفتر دوم کے معیار کو بلند کریں اور اس کی اوسط انیس سے بڑھا کر تیس روپے فی کس پر لے آویں" (خطبہ جمعہ ۲۵ اخاء ۱۳۴۷ ہش/ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

اس ارشاد کی تعمیل کے لئے ہر مجلس کے لئے پہلے مقامی جماعت کا جائزہ لینا ضروری ہے کہ (۱) دفتر دوم کے کل کتنے مجاہد ہیں (الف) دفتر دوم کے کل وعدے کتنے ہیں (ب) اوسط قربانی ۳۰/ روپے سے کم ہے یا زیادہ (۲) کتنے افراد کے وعدے ۳۰/ کے معیار سے کم ہیں۔
(۳) کتنے افراد اپنی مالی حیثیت سے کم قربانی کر رہے ہیں۔

اس جائزہ کے بعد طریق کار خود واضح ہو جاتا ہے۔ جو افراد اپنی مالی حیثیت سے کم قربانی کر رہے ہیں انہیں مناسب وعظ و نصیحت کے ساتھ معیاری قربانی کے لئے آمادہ کیا جائے اور ان کے وعدے کی کم از کم مقدار اتنی کروا دی جائے جو ان کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ (یعنی سالانہ آمد کے ساٹھویں حصہ) کے برابر ہو۔ اس وعظ و نصیحت اور تحریص و ترغیب کے طریق میں تسلسل، تنظیم، محبت، شفقت اور احترام انسانیت مدنظر ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انصار اللہ اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہو سکیں جو ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سلسلہ میں انصار اللہ پر ڈالی ہے — عہدیداران مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مذکورہ بالا طریق کار کو اپنائیں اور اس کے نتائج ماہوار رپورٹوں میں درج کر کے مرکز کو باخبر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

معرکۃ الآراء خطبات

۱۔ تعمیر بیت اللہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد	۲ — ۰۰
۲۔ قرآنی انوار	۱ — ۲۵
۳۔ اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول و فلسفہ	۲ — ۵۰
۴۔ عظیم روحانی تجلیات	مفت

(شعبہ نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

اعلان تعطیل

۱۹ ہجرت ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۹ مئی ۱۹۷۰ء بروز منگل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب سعید کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل کے باعث ۲۰ ہجرت کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴